رمضان: قرآنی مہینہ

شاہ بلیغ الدین رحمۃ اللہ علیہ

روزے فرض ہونے کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں نو رمضان آئے۔ درِمختار میں ہے ہجرت کے ڈیڑھ سال بعد ۲ ہجری میں روزے فرض ہوئے۔ جب یہ حکم نازل ہوا اس دن شعبان کی دس تاریخ تھی۔

روزہ چھے طرح کا ہوتا ہے۔ ایک رمضان کا روزہ، دوسرا قضا روزہ، تیسرا نذر معیّن کا روزہ، چوتھا نذر غیر معیّن کا روزہ، پانچواں کفارے کا روزہ اور چھٹا نفل روزہ۔ نورالہدایہ میں ہے روزۂ نذر اور روزۂ کفارہ بھی فرض ہو جاتا ہے، باقی سب روزے نفل ہیں۔ نذر معیّن اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص دن مقرر کر کے نذر کرے کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں فلاں دن روزہ رکھوں گا۔ اگر دن مقرر نہ کیا جائے تو اس کو نذر غیر معیّن کہتے ہیں۔

بچوں کو روزے معاف ہیں لیکن دس سال کی عمر کے بعد روزہ نہ رکھنے پر ہاتھ سے مارنے کا حکم ہے۔ جو ہٹے کٹے تنومند صرف اس لیے روزہ نہیں رکھتے کہ ان کے پاس کھانے کو بہت کچھ ہے یا جو لوگ چھوٹے چھوٹے عذر تراش کر روزے سے بچتے ہیں ان پر قضا ہی نہیں کفارہ بھی واجب ہے۔

روزہ ہم سے پہلے کی امتوں پر بھی فرض ہوا تھا۔ یہ ایسی عبادت ہے جو شروع سے چلی آ رہی ہے ایسی عبادت سے بچنا بہت بڑا گناہ ہے۔ حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر گندگی کو دور کرنے والی ایک نہ ایک چیز اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے۔ روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے یعنی اسے بیماریوں سے پاک کرتا ہے۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: جس طرح لڑائی میں ڈھال دشمن کے حملوں سے بچاتی ہے اسی طرح روزہ ہمارے لیے ڈھال ہے جو ہمیں جہنم سے بچاتا ہے۔

روزہ صرف کھانا پینا چھوڑ دینے کا نام نہیں یہ لذتوں سے رک جانے اور ایک خاص نظم کو اختیار کر لینے کا نام ہے۔ یہ ایک ایسا نظم ہے جس میں روزہ دار حلال چیزوں اور بہت سے جائز کاموں سے بھی رک جاتا ہے۔ صرف اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اس کی رضا کے لیے ہے۔

کچھ لوگ رزہ بہلانے کے لیے تاش کھیلتے ہیں یا سینما دیکھتے ہیں، یہ ان غارتگروں میں سے ہیں جو دکھاوے کے لیے روزہ رکھتے ہیں۔

رمضان کے مہینے میں حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے عبادت کرتے اور آپ کی سخاوت بہت بڑھ

جاتی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے کو غریبوں سے ہمدردی کا مہینہ قرار دیتے تھے۔ اللہ کی راہ میں بانٹنا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد پسند تھا۔ یوں تو اللہ کی راہ میں دینا ہر وقت ثواب کا موجب ہے لیکن رمضان میں دینے دلانے میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنت کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ زکوٰۃ بالعموم اسی مہینے میں نکالی جاتی ہے۔ یہ لازم نہیں ہے لیکن اسے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ جس طرح روزے سے بچنا سخت گناہ ہے اسی طرح زکوٰۃ دینے سے بچنا بھی سخت گناہ ہے۔ ارشاد فرمایا کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہوا گروہ ادا نہ کرے تو وہ ملعون ہے اور ملعون دوزخ میں رہے گا۔ رمضان میں صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے، گھر کے ہر چھوٹے بڑے کی طرف سے یہ صدقہ واجب ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں ذکر اذکار میں اضافہ فرمادیتے، عام دنوں میں بھی آپ برابر تسبیح وتہلیل میں مصروف رہتے تھے۔ رمضان میں اس مصروفیت میں اور بھی اضافہ ہوجاتا تھا۔

رمضان کی عبادتوں ہی کی ایک خاص صورت اعتکاف ہے، ہر رمضان میں آپ دس دن مسجدِ نبوی میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اعتکاف یعنی مسجد میں گوشہ نشینی جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ہو۔ اعتکاف میں روزہ ضروری ہے۔ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرنا سنت موکدہ ہے، اس کے سوائے مستحب ہے۔ اعتکاف کے لیے ایسی مسجد کا ہونا شرط ہے جس میں باجماعت نماز ادا ہوتی ہو۔ اگر مسجد نہ ہو تو وہ جگہ ہو جہاں نماز ادا کی جاتی ہو۔ عورتوں کے لیے اپنے گھر ہی کے ایک کونے میں اعتکاف کا حکم ہے۔ وہ جگہ مسجد کے حکم میں آجائے گی۔ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک اعتکاف کی کم سے کم مدت ایک دن ایک رات ہے زیادہ مقرر نہیں۔

دنیا سے پردہ فرمانے سے پہلے جو آخری رمضان خاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آیا اس میں آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ اعتکاف میں آپ کلام اللہ کا شروع سے آخر تک جتنا کچھ وہ نازل ہو چکا ہوتا ورد فرماتے رہتے اور جبرئیل امین تلاوتِ کلام پاک سننے حاضر رہتے۔ آخری اعتکاف کے پہلے دس دنوں میں روح الامین نے تلاوتِ کلام پاک سن لی تو آخری دس دنوں میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت کو بھی طلب فرمالیا تھا۔ اسی لیے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں پارہ پارہ اور منتشر حالت سے قرآن کو دودفتیوں کے درمیان جمع کرنا چاہا تو حضرت زید ہی کو حفاظ کی اس کمیٹی کا داعی مقرر کیا جس نے ملت کی شہادت سے اس فریضے کی تکمیل کی۔

رمضان قرآن کا مہینہ بھی ہے کہ اسی کی ایک طاق رات میں سیدہ آمنہ کے جگر گوشہ کو ختم المرسلین بنایا گیا۔ اسی لیے رمضان کے مہینے میں قرآن کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں راتوں کو زیادہ سے زیادہ جاگ کر عبادت کرتے اور اپنی بیویوں کو عبادت کے لیے جگاتے۔ آپ کی اس زمانے کی عبادتوں میں بڑا جوش اور انہماک ہوتا۔

(طوبیٰ: ۱۵۵۔۱۵۸)